شادی کرنے میں لڑکے لڑکی کو آزادی حاصل ہے

(فرمودہ ۱۶ جنوری ۱۹۲۹ء) ؎

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا: ؎

نکاح کا معاملہ انسان کی اپنی ذات سے تعلق رکھتا ہے اور شاید جس قدر دنیوی معاملات ہیں ان سب سے زیادہ اس کا تعلق انسان سے ہے لیکن یہ نہایت ہی عجیب بات ہے کہ وہ معاملات جن کو انسانی زندگی سے کم تعلق ہوتا ہے ان کو تو انسان لوگوں کے سپرد کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور جس کا زیادہ تعلق ہے اسے اپنے ہاتھ میں رکھنا پسند کرتے ہیں۔ ایک کپڑا چھ مہینے نہیں سال، سال نہیں دو سال، دو سال نہیں تین سال، تین سال نہیں چار سال، چار سال نہیں پانچ سال چلتا ہے اور پھر پھٹ جاتا ہے۔ مگر ماں باپ کپڑے کے متعلق تو لڑکے لڑکی کو اجازت دے دیں گے بلکہ پسند کریں گے کہ لڑکا لڑکی کپڑا خود پسند کرے۔ حالانکہ اس کے انتخاب پر ان کی زندگی کا مدار نہیں ہوتا۔

کپڑے کی غرض خواہ کچھ ہو لڑکے لڑکی کی پسند کے نہ ہونے کے باوجود بھی پوری ہو جائے گی۔ کپڑے کی غرض اگر ننگ ڈھانکنا ہوگی تو وہ بھی پوری ہو جائے گی۔ اگر سردی سے بچانا ہوگی تو وہ بھی پوری ہو جائے گی گو آنکھیں اسے دیکھ کر خوش نہ ہوں اور دل میں مسرت پیدا نہ ہو لیکن اس میں تو کہتے ہیں کہ لڑکی لڑکا خود انتخاب کرے مگر وہ بات جس میں ان کی پسندیدگی اور رضامندی کے بغیر غرض پوری نہیں ہو سکتی اس میں اجازت نہیں دیتے اور وہ بیاہ شادی کا معاملہ ہے۔

شادی ساری عمر کا تعلق ہوتا ہے اگر لڑکے لڑکی کا مزاج نہ ملے ایک دوسرے کو پسند نہ کریں ان کے تعلقات عمدہ نہ ہوں تو ان کی ساری عمر تباہ ہو جاتی ہے بسا اوقات بعض خاندانوں میں محض اس لئے شادیاں ہو جاتی ہیں کہ ماں باپ نے کبھی بچپن میں اقرار کیا تھا کہ ہمارے ہاں لڑکا ہو گا اور تمہارے ہاں لڑکی تو ان کا رشتہ کریں گے۔ جب اقرار کیا جاتا ہے تو نہ لڑکے کو ہوش ہوتی ہے اور نہ لڑکی کو۔ اور بعض اوقات تو لڑکا لڑکی پیدا ابھی نہیں ہوتے کہ اقرار کیا جاتا ہے اور اسے پورا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے حالانکہ یہ کوئی اقرار نہیں۔ کیا معلوم کہ ماں باپ لڑکے لڑکی کی شادی تک زندہ رہیں یا شادی کے بعد اتنا عرصہ زندہ رہیں کہ ان کے تعلقات اچھے یا برے ہونے کا اثر ان پر پڑے۔ پس جن پر اس اقرار کا اثر پڑنا ہوتا ہے یعنی لڑکا لڑکی ان کو پوچھا تک نہیں جاتا۔

سو یہ نہایت ہی عجیب بات ہے کہ وہ چیزیں جن کا زندگی پر اتنا اثر نہیں پڑتا ان میں تو اختیار دیا جاتا ہے لیکن ان میں اختیار نہیں دیا جاتا جن کی زندگی سے بہت بڑا تعلق ہے یہ بڑی حماقت کی بات ہے۔

اسلام نے لڑکے لڑکی کو آزادی دی ہے شادی کے بارے میں مگر اس کے ساتھ ایک عجیب بات بھی رکھی ہے اور وہ یہ کہ لڑکا ہو یا لڑکی ماں باپ کے مشورے سے شادی کریں۔ اگر بغیر مشورہ کے شادی کرے تو ماں باپ کو اختیار ہے کہ اسے کہیں کہ طلاق دے دیں اور لڑکے کو اس کی تعمیل کرنی چاہئے۔ تو لڑکے کو مشورہ کرنے کا پابند قرار دیا ہے لیکن اگر ماں باپ بضد ہوں اور بغیر کوئی نقص اور خطرہ بتائے زور سے روکیں تو لڑکا شادی کر سکتا ہے۔ ہاں اسے یہ حکم ہے کہ والدین کی خواہش کو جہاں تک ممکن ہو پورا کرے۔ مگر جب یہ سمجھے کہ ایسا کرنا اس کے لئے مضر ہے تو شادی کر لے۔ اگر لڑکا ماں باپ سے پوچھے بغیر شادی کرے تو وہ اسے طلاق دینے کا حکم دے سکتے ہیں۔

اس میں حکمت یہ ہے کہ ماں باپ اس تعلق کو اور نظر سے دیکھتے ہیں اور لڑکا اور نظر سے دیکھتا ہے۔ لڑکے کے سامنے حسن، جذبات اور شہوت یا اور معاملات ہوتے ہیں۔ لیکن ماں باپ کے مدنظر لڑکے کا آرام اور اس کا فائدہ ہوتا ہے اس لئے شریعت نے رکھا ہے کہ والدین سے اس بارے میں مشورہ کیا جائے تاکہ ان کے مشورہ سے مفید باتیں اس کے سامنے آجائیں جن پر وہ اپنے جذبات کی وجہ سے اطلاع نہیں پا سکتا تھا لیکن اگر وہ اپنے لئے مفید سمجھے تو ماں باپ کی

رضامندی کے بغیر بھی شادی کر سکتا ہے۔

لڑکی کے معاملہ میں شریعت نے والدین کو ویٹو کا حق دیا ہے یعنی لڑکی اگر کہے کہ فلاں جگہ شادی کرنا چاہتی ہوں والدین مناسب نہ سمجھیں تو وہ انکار کر سکتے ہیں لیکن یہ محدود حق ہے یعنی دو دفعہ کے لئے۔ اگر تیسری جگہ بھی انکار کریں تو لڑکی کا حق ہے کہ قضاء میں درخواست کرے کہ والدین اپنے فوائد یا اغراض کے لئے اس کی شادی میں روک بن رہے ہیں۔ اس پر اگر قاضی دیکھے کہ یہ صحیح ہے تو لڑکی کو اختیار دے سکتا ہے کہ وہ شادی کرلے پھر چاہے وہ اس پہلی جگہ ہی شادی کرے جہاں سے والدین نے اسے روکا تھا یہ جائز شادی ہوگی۔ اسی طرح شریعت نے اس بارے میں لڑکے لڑکی کو درمیان میں لا کھڑا کیا ہے مگر حالت یہ ہے کہ لوگ دونوں کی باتوں کو برا سمجھتے ہیں۔ اگر کوئی کنواری لڑکی اس قسم کی درخواست قاضی کو دے تو بہت ممکن ہے جس سے وہ شادی کرنا چاہتی ہو وہی شادی کرنے سے انکار کردے۔

غرض شریعت نے اس پر بڑا زور دیا ہے کہ سوچ سمجھ کر شادی کرنی چاہئے خواہ مرد ہو خواہ عورت۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ۔ [۳] وہ دیکھ لے کہ کل اس کے لئے کیا نتیجہ نکلے گا۔ یہ نہیں فرمایا کہ یہ دیکھنا چاہئے کہ رشتہ داروں کے متعلق کیا نتیجہ نکلے گا اور کہ ان کے ہاتھ میں کلی اختیار رہنا چاہئے۔ تو لڑکے اور لڑکی کو خود شادی کے متعلق غور و فکر سے کام لینا چاہئے جس کا اسلام نے انہیں حق دیا ہے لیکن شاید ابھی یہ باتیں خواب ہیں اور ایسی خواب جس کی تعبیر آئندہ زمانہ میں نکلے گی۔ تاہم ہمارا فرض ہے کہ ان کی طرف توجہ دلائیں خواہ وہ زمانہ جلد آئے یا بدیر۔

(الفضل ۲۹۔ جنوری ۱۹۲۹ء صفحہ ۹)

[۱] یہ خطبہ نکاح حضور نے دوران سفر لاہور محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کوٹھی پر ارشاد فرمایا۔ (الفضل ۲۲۔ جنوری ۱۹۲۹ء)

[۲] فریقین کا تعین نہیں ہو سکا

[۳] الحشر: ۱۹